باب۔۴۵

شرائط

[أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من باع نخلا قد أبرت فثمرها للبائع إلا أن يشترط المبتاع،(رواہ البخاری)]

[أعطى رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبراليهود أن يعملوها ويزرعوها ولهم شطرما يخرج منها،(رواہ البخاری)]

حدیث ۲۵۳۱: (صلح حدیبیہ کے موقع پر) سہیل بن عمرو نے جو شرطیں رکھی تھیں ان میں ایک یہ بھی تھی کہ "ہم میں سے کوئی شخص تمہارے پاس آئے گا، اگرچہ وہ تمہارے دین پر ہی ہو، تب بھی تم اس کو واپس کر دو گے اور ہمارے اور اس کے درمیان دخل نہ دو گے"۔ عمومی طور پر یہ شرط مسلمانوں کو قبول نہ تھی لیکن نبی کریمؐ نے اس پر صلح فرمائی۔ اور بعد میں اس پر عمل درآمد بھی کیا جس میں ابو جندلؓ کی واپسی ہے۔ البتہ مومن عورتیں بھی ہجرت کرنے لگیں اور جب امّ کلثوم بنت عقبہؓ نے ہجرت کی تو حضورؐ نے ان کو واپس کرنے سے انکار فرمادیا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے متعلق یہ حکم نازل کیا تھا کہ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ إِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ [یعنی اے مسلمانو! جب مسلمان عورتیں تمہارے پاس ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کو جانچ لو، اللہ ان کے ایمان سے خوب واقف ہے۔ اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ یہ مسلمان عورتیں ہیں تو ان کو کافروں کے پاس دوبارہ نہ بھیجو، نہ یہ عورتیں اِن (کافروں) کو حلال ہیں اور نہ (کافر) اِن (مسلمان) عورتوں کے لیے حلال ہیں (الممتحنۃ:۱۰)]۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرتؐ ان عورتوں کا امتحان لیتے اور جو پوری اترتیں ان سے فرماتے "میں نے تجھ سے بیعت کرلی"۔ بیعت کے اس موقع پر آپؐ نے کبھی ان عورتوں کے ہاتھ کو مَس نہیں کیا، صرف زبان سے بیعت لی۔ راوی: مسور بن مخرمہؓ۔

حدیث ۲۵۳۲، ۲۵۳۳: میں نے نبی مکرمؐ سے بیعت کی تو آپؐ نے مجھ سے چند شرطیں کیں۔ ان میں نماز قائم کرنا، زکاۃ دینا اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنا تھی۔ راوی: جریر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۵۳۴: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ جس نے کھجور کا درخت، پیوند لگانے کے بعد بیچا تو اس کا پھل بائع (یعنی بیچنے والے) کا ہوگا، مگر یہ کہ خریدار شرائط کرلے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۶۵)۔

حدیث ۲۵۳۵: (بریرہؓ کی آزادی اور ولاء کا حق): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۴۰، ۱۴۰۴، ۲۳۰۷، اور ۲۳۹۲ تا ۲۳۹۶۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۲۵۳۶: میں ایک سست اونٹ پر سواری کررہا تھا کہ آنحضرتؐ پاس سے گذرے اور اس اونٹ کو مارا اور پھر دعا کی۔ وہ اس قدر تیز چلنے لگا کہ ایسا کبھی نہ چلا تھا۔ آپؐ نے مجھ سے تین بار فرمایا کہ مجھے اسے ایک اوقیہ کے عوض بیچ دے۔ میں اس شرط پر راضی ہوگیا کہ اس سفر میں، میں اسے استعمال کرسکوں گا۔ مدینہ واپسی ہونے کے بعد آپؐ نے مجھے اس کی قیمت ادا کی اور بعد میں یہ بھی فرمایا کہ یہ اونٹ تیرا ہی ہے۔ راوی: جابرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۲۸ اور حدیث ۲۳۰۸)۔

حدیث ۲۵۳۷ انصار نے نبی مکرمؐ سے عرض کیا کہ ہمارے اور مہاجرین کے درمیان کھجور کے درختوں کو تقسیم فرمادیجے۔ آپؐ نے فرمایا، نہیں۔۔۔ بلکہ طے یہ پایا کہ مہاجرین ان پر محنت کریں گے اور پھر اس کے پھل میں شریک ہوں گے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۴۵۶)۔

حدیث ۲۵۳۸: رسول اکرمؐ نے خیبر کی زمین یہودیوں کو اس شرط پر دی تھی کہ وہ اس پر محنت کریں گے اور ان کو آدھی پیداوار ملے گی۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۱۷۹ اور ۲۳۳۶)۔

حدیث ۲۵۳۹: ارشاد نبیؐ ہے کہ "وہ شرطیں سب سے زیادہ پوری کی جانے کی مستحق ہیں جن کے ذریعے عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال سمجھا جائے گا۔ راوی: عقبہ بن عامرؓ۔

حدیث ۲۵۴۰: انصار (محنت کے عوض پھل کی شرط پر) اپنی زمینیں کرایہ پر دیتے تھے۔ لیکن کبھی اس میں پیداوار ہوتی اور کبھی نہ ہوتی۔ چناں چہ انھیں کرایہ پر دینے سے منع کیا گیا۔ البتہ روپے کے بدلے منع نہیں ہوا۔ راوی: رافع بن خدیجؓ۔

حدیث ۲۵۴۱: آنحضرتؐ کا فرمانا ہے کہ: ۱) کوئی شہری دیہاتی کی طرف سے نہ بیچے اور نہ اس کی دلالی کرے۔ ۲) اپنے بھائی کی بیع پر زیادہ نہ کرے (یعنی اس کی جھوٹی بولی نہ لگائے)۔ ۳) پہلے سے منگنی شدہ لڑکی کو نہ مانگے۔ ۴) کوئی عورت اپنی بہن کی اس لیے طلاق نہ کروائے کہ اس کی جگہ خود شادی کرنا چاہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۰۹، ۲۰۱۰ اور حدیث ۲۰۲۰)۔

حدیث ۲۵۴۲: (زنا کی سزا ضرور ملے گی۔ اس میں کوئی معافی نہیں): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۵۱۷۔
راوی: زید بن خالد جہنیؓ۔ (مزید دیکھیں حدیث ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۱۶۵ اور ۲۴۷۴)۔

حدیث ۲۵۴۳: (بریرہؓ کی آزادی اور ولاء کا حق): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۴۰، ۱۴۰۴، ۲۳۰۷، اور ۲۳۹۲ تا ۲۳۹۶۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۲۵۴۴: (مختلف موضوعات پر آنحضرتؐ کے احکامات): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۲۵۴۱۔
راوی: ابوہریرہؓ۔ (مزید دیکھیں حدیث ۲۰۰۹، ۲۰۱۰ اور حدیث ۲۰۲۰)۔

حدیث ۲۵۴۵: نبی مکرمؐ نے پہلے فرمایا کہ موسیٰؑ، اللہ کے رسول ہیں، پھر موسیٰؑ اور خضرؑ کا پورا قصہ بیان فرمایا جس میں یہ بتایا کہ، خضرؑ نے موسیٰؑ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ آپ میرے ساتھ صبر نہیں کر سکیں گے، (الکہف:۶۷)۔ پھر فرمایا کہ، موسیٰؑ نے پہلے بھول سے، پھر شرط کے ساتھ، اور پھر قصداً معاہدہ کی خلاف ورزی کی۔ موسیٰؑ نے کہا تھا کہ، میں بھول گیا تھا اس لیے میرا مواخذہ نہ کرو، اور مجھ پر تنگی نہ ڈالو (الکہف:۷۳)۔ پھر دونوں ایک لڑکے سے ملے جس کو خضرؑ نے قتل کر دیا، (الکہف:۷۴)۔ اور پھر وہ دونوں آگے چلے۔ انھوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرنے والی ہو رہی تھی، جسے خضرؑ نے درست کر دیا (الکہف:۷۷)۔ راوی: ابی بن کعبؓ۔ (دیکھیں حدیث ۷۵، ۱۲۳ اور حدیث ۲۱۲۴)۔

حدیث ۲۵۴۶: (بریرہؓ کی آزادی اور ولاء کا حق): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۴۰، ۱۴۰۴، ۲۳۰۷، اور ۲۳۹۲ تا ۲۳۹۶۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۲۵۴۷: جب خیبر والوں نے مجھے زخمی کر دیا تو اس پر حضرت عمرؓ نے لوگوں سے خطاب کیا کہ رسول اکرمؐ نے یہودیوں سے بے شک ان کے مالوں کی بابت ایک معاملہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ جب تک اللہ تم کو قائم رکھے گا ہم تم کو بھی قائم رکھیں گے۔ لیکن اب یہ واقعہ پیش آگیا ہے کہ عبداللہ اپنی زمینوں پر گئے تو ان پر ایک شب ظلم کیا گیا۔ اور یہ یہودیوں کے علاوہ اور کوئی نہیں۔ چناں چہ اب میں ان لوگوں کو جِلاوطن کرتا ہوں۔ ابو حقیق کا ایک یہودی حضرت عمرؓ کے پاس پہنچا اور اعتراض کیا کہ آپ اپنے رسول کے فرمان کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے جواباً کہا، مجھے یاد ہے کہ اُس

Siddiqui Publications

وقت رسول مکرمؐ نے تجھ سے یہ بھی کہا تھا کہ جب تو خیبر سے نکالا جائے گا تو تیرا اونٹ تجھے راتوں میں لیے پھرے گا۔ اِس پر اُس نے کہا، وہ تو ابو القاسم (محمدؐ) کا مذاق تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اے خدا کے دشمن! تو جھوٹ بولتا ہے۔ بالآخر جب انھیں خیبر سے نکالا گیا تو حضرت عمرؓ نے ان کی تمام جائیداد، میوہ جات، اونٹ، رسیوں اور دیگر اسباب کی قیمت دے دی۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث ۲۵۴۸: (یہ ایک طویل حدیث ہے اور اس کا حاصل یہ ہے کہ):

- رسول معظمؐ عمرے کے لیے روانہ ہوئے اور راستے میں الغمیم کے مقام، جہاں خالد بن ولیدؓ (جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے) متعین تھے، سے بچتے بچاتے ثنیہ کی اونچی پہاڑی تک پہنچ گئے۔ یہاں پر آپؐ کی اونٹنی قصوا بیٹھ گئی اور چلنے سے انکار کیا۔ تاہم آنحضرتؐ کی ڈانٹ پر وہ اٹھی اور چل پڑی، یہاں تک کہ حدیبیہ کے کنارے ایک ایسے گڑھے کے قریب آکر بیٹھ گئی جہاں پانی تھا۔ لیکن یہ پانی سب کے لیے ناکافی تھا۔ حضورؐ نے اپنے پاس سے ایک تیر نکال کر دیا اور فرمایا کہ اسے پانی میں ڈال دو۔ (اعجاز نبیؐ کے سبب) پانی بڑھنے لگا اور اتنا بڑھا کہ سب نے سیر ہو کر استعمال کیا۔
- اتنے میں بدیل بن ورقہ وہاں پہنچے اور یہ خبر دی کہ قریش کے کعب بن لوی اور عامر بن لوی آپ لوگوں کو یہاں سے آگے نہیں جانے دینا چاہتے اور اس کے لیے وہ جنگ کرنے کو بھی تیار ہیں۔
- آنحضرتؐ نے فرمایا، ---" ہم تو عمرے کے لیے نکلے ہیں اور کسی سے لڑنا نہیں چاہتے۔ درحقیقت قریش کو ان بے جا لڑائیوں نے کمزور کر دیا ہے۔ میری تجویز یہ ہے کہ وہ ہم سے کچھ دنوں کا معاہدہ کر لیں کہ وہ ہمارے اور کفار کے بیچ میں نہیں آئیں گے۔ اس دوران اگر میں غالب آجاؤں تو پھر قریش میں سے کوئی ہمارے ساتھ شامل ہونا چاہے تو ضرور شامل ہو جائے۔ اور اگر میں مغلوب ہو جاؤں تو آگے قریش کی مرضی۔ تاہم اگر یہ تجویز بالکل ہی منظور نہیں تو پھر میں ان سے آخر دم تک لڑنے کے لیے بھی تیار ہوں"۔
- بدیل بن ورقہ نے آنحضورؐ کی یہ بات قریش تک پہنچائی۔ قریش کی طرف سے عروہ، نبی کریمؐ سے بات کرنے کو پہنچے۔ یہاں قیام کے دوران عروہ نے رسول اکرمؐ کے لیے

ان کے ساتھیوں کی طرف سے جو محبت، تعظیم اور بے پناہ عقیدت کا مظاہرہ دیکھا تو حیران و ششدر رہ گئے۔ وہ واپس لوٹے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ "میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے درباروں میں جاچکا ہوں لیکن محمدؐ کے ساتھیوں کی محمدؐ سے جو والہانہ تعظیم و عقیدت دیکھی وہ میں نے ایسی کہیں نہیں پائی۔ میں نے دیکھا کہ انھوں نے اپنے قربانی کے جانوروں کے گلے میں تک قلادے پہنا رکھے ہیں۔ ایسے اچھے لوگوں کو کعبہ سے روکنا زیب نہیں دیتا"۔

- یہ سب باتیں سننے کے بعد اگلی بار، سہیل بن عمرو نے آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچ کر کہا کہ "اس سال تو ہم آپ کی بات نہیں مانیں گے البتہ اگلے سال کے لیے آپ ہمارے اور اپنے درمیان ایک صلح نامہ لکھ دیجیے"۔ چناں چہ صلح نامہ لکھوایا گیا جس کی ابتدا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سے کی گئی اور انتہا "محمد الرسول اللہ" پر ہوئی۔ ان دونوں باتوں پر شدید اعتراض کیا گیا۔ لیکن آپؐ نے ان کی بات مان کر ان کا اعتراض دور کر دیا۔

راوی: مسور بن مخرمہؓ اور مروانؓ۔

(سہیل بن عمرو نے اس صلح نامے کے لیے جو کچھ شرطیں رکھیں اور اس سے آگے کی تفصیل کے لیے دیکھیں اسی باب کی پہلی حدیث ۲۵۳۱)۔ (مزید دیکھیں حدیث ۲۵۱۹، ۲۵۲۰ اور حدیث ۲۵۲۱)۔

حدیث ۲۵۴۹: حضورؐ نے اسرائیل میں سے ایک شخص کا ذکر کیا کہ جس نے بنی اسرائیل میں سے کسی سے ہزار دینار ایک مدت کے لیے قرض مانگے تھے۔ چناں چہ ابن عمرؓ اور عطاؒ کہتے ہیں کہ اگر قرض میں کوئی شخص مدت مقرر کر دے تو یہ درست ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۵۵۰: مکاتب میں جو شرطیں ان کے اور مالک کے درمیان طے پا جائیں وہ صحیح ہیں۔ جب کہ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ جو شرطیں کتاب اللہ کے مخالف ہوں وہ باطل ہیں، اگرچہ کہ وہ سو شرطیں کرے۔ راوی: جابر بن عبداللہؓ۔

حدیث ۲۵۵۱: (بریرہؓ کی آزادی اور ولاء کا حق): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۴۰، ۱۴۰۴، ۲۳۰۷، اور ۲۳۹۲ تا ۲۳۹۶۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۲۵۵۲: کوئی شخص خوشی سے، بغیر کسی جبر کے، اپنے اوپر کسی قسم کی شرط عائد کرے تو پھر وہ اس پر لازم ہو جائے گی۔ راوی: ابن سیرینؒ۔

حدیث ۲۵۵۳: ارشاد نبیؐ ہے ،"اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام ہیں ۔ جو شخص ان کو یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا"۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۲۵۵۴: حضرت عمرؓ کو خیبر میں کچھ زمین ملی۔ تو آپ اس بارے میں مشورہ کرنے نبی مکرمؐ کی خدمت میں پہنچے اور کہا کہ یارسول اللہ! مجھے خیبر میں ایسی زمین ملی ہے کہ میں نے اس سے زیادہ نفیس مال کبھی نہیں پایا۔ مجھے اس کے لیے حضورؐ کیا حکم فرمائیں گے ؟ آپؐ نے فرمایا، "اگر تم چاہو تو اصل درخت اپنے قبضے میں رکھو اور اس کے پھل صدقہ کرو"۔۔۔ چناں چہ آپ نے اس کو صدقہ کر دیا، اس شرط پر کہ وہ نہ تو بیچا جائے، نہ ہبہ کیا جائے، اور نہ ورثہ میں دیا جائے بلکہ فقیروں، رشتہ داروں، غلاموں کے آزاد کرنے ،مسافروں اور مہمانوں کے مصرف میں لایا جائے۔۔۔ ہاں متولی (یعنی نگران) دستور کے مطابق لے لے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

Siddiqui Publications